

بارگاہ الہی میں نبی اکرم ﷺ کا تواضع اور عبادت بحوالہ شرح چہل حدیث امام خمینیؒ

سید رمیز الحسن موسوی*

[srhm2000@yahoo.com](mailto:srh2000@yahoo.com)

کلیدی کلمات: شرح چہل حدیث، عبادت، تواضع، روزہ، مسواک

خلاصہ

حضرت امام خمینیؒ، سیرت و کردار کے لحاظ سے چہارہ معصومین علیہم السلام کے حقیقی پیروکار تھے۔ اُن کی پوری زندگی سیرت رسول اللہ ﷺ کی پیروی و اتباع میں گزری۔ امام خمینیؒ کی زندگی کے روزمرہ امور سے لیکر عبادت و اطاعت الہی تک میں رسول اللہ ﷺ کی پیروی کو واجب سمجھتے تھے۔ امام خمینیؒ کی تصانیف میں سے ایک اہم ترین کتاب ”شرح چہل حدیث“ ہے کہ جو علم اخلاق کی بنیادی کتاب سمجھی جاتی ہے۔ جس میں انھوں نے اپنے اخلاقی سیر و سلوک کو علمی انداز میں پیش کیا ہے۔ یہ کتاب سیر و سلوک کے راستے پر چلنے والوں اور اخلاق قرآن و اسلام سے اُس رکھے والوں کے لئے بہترین ذخیرہ ہے۔ اس کتاب میں بہت سے مقامات پر امام خمینیؒ نے رسول اکرم ﷺ کی حیات طیبہ سے مثالیں پیش کرتے ہوئے اسلام کے پیروکاروں کو آپ ﷺ کی پیروی کرنے کی دعوت دی ہے۔ ہمیں اس کتاب میں امام خمینیؒ ایک واعظ اور معلم اخلاق کی حیثیت سے نظر آتے ہیں، لہذا وہ ہر موضوع کی مناسبت سے اپنے قارئین کو پیغمبر اکرم ﷺ کی زندگی اور سیرت کی جھلکیاں دکھاتے ہوئے اخلاق حسنہ کی طرف راغب کرتے ہیں۔ اس تحریر میں ”شرح چہل حدیث“ میں پیش کی گئی پیغمبر اکرم ﷺ کی بارگاہ الہی میں عبادت و ریاضت کی چند مثالوں کو انتخاب کیا گیا ہے جو امام علیہ الرحمہ اپنے قارئین کو عبادت کی طرف راغب کرنے اور خداوند متعال کی پرستش و بندگی اختیار کرنے کے لئے پیش کرتے ہیں۔

*- مدیر مجلہ ”سہ ماہی نور معرفت“ نور الہدیٰ مرکز تحقیقات (نمت) بارہ کبو، اسلام آباد

عصر حاضر میں اسلامی تحریک اور انقلاب کے قائد اور جدید دور کی پہلی اسلامی حکومت کے بانی حضرت امام خمینیؑ، سیرت و کردار کے لحاظ سے چہارہ معصومین علیہم السلام کے حقیقی پیروکار تھے۔ اُن کی پوری زندگی سیرت رسول اللہ ﷺ کی پیروی و اتباع میں گزری۔ امام خمینیؑ نے اسلامی حکومت کا قیام بھی اسی بات کو مد نظر رکھ کر کیا تھا کہ مسلمانوں کی زندگی کے تمام پہلوؤں میں آپ ﷺ کی سیرت کو زندہ کرنے کا سب سے بڑا ذریعہ حکومت اور اقتدار الہی کا قیام ہے۔ اس کے بغیر نہ تو ہم اپنی انفرادی زندگی میں سیرت طیبہ پر مکمل عمل کر سکتے ہیں اور نہ اجتماعی زندگی کو سیرت رسول اللہ ﷺ میں ڈھال سکتے ہیں۔ امام خمینیؑ کی زندگی کے روزمرہ امور سے لیکر عبادت و اطاعت الہی تک میں رسول اللہ ﷺ کی پیروی کو واجب سمجھتے تھے۔ اُن کی عبادت کے بارے میں اُن کے اہل خانہ سے اور تمام دوست احباب نے گواہی دی ہے کہ حضرت امامؑ عبادت الہی میں پوری طرح رسول اللہ ﷺ کی اتباع کرنے کی سعی کرتے تھے۔ اسی لئے زندگی کے مشکل ترین مراحل میں بھی اُن کی نماز شب تک قضا نہیں ہوئی ہے۔ وہ معاشرے کی قیادت و رہبری کے لئے نماز شب اور دوسری عبادت کو ضروری سمجھتے تھے۔ جس طرح اُنہوں نے اپنی کتب اخلاق میں عبادت رسول اللہ ﷺ کا نقشہ پیش کیا ہے، اُسی طرح اُس پر عمل بھی کرتے تھے۔ اس سلسلے میں اُن کے فرزند سید احمد خمینی مرحوم لکھتے ہیں: ”امامؑ کا خدا کے ساتھ رابطہ اور عبادت کوئی ایسی چیز نہیں کہ جسے بیان نہ کیا جاسکے۔ میں نے جہاں تک ہو سکا ہے اپنے والد کے دوستوں سے پوچھا ہے، اپنی والدہ سے کئی بار سوال کیا ہے، سب نے یہی کہا ہے کہ امامؑ کا اپنے رب کے ساتھ ایک خاص تعلق تھا اور امامؑ اللہ تعالیٰ کی ذات میں اس قدر فانی تھے اور اس قدر اپنے معشوق کو یاد کرتے تھے کہ جسے دیکھ کر انسان کے بدن کے بال کھڑے ہو جاتے تھے اور یہ کوئی مذاق نہیں ہے، امامؑ کے تمام ساتھیوں نے اُنہیں عابد و زاہد پایا ہے، امامؑ کی نماز شب اور گریہ و زاری اس قدر زیادہ ہوتی تھی کہ جسے دیکھ انسان بے اختیار رونے لگتا تھا۔“ (1)

امام خمینیؑ کی تصانیف و تالیفات میں سے ایک اہم ترین کتاب ”شرح چہل حدیث“ ہے کہ جو علم اخلاق کی بنیادی کتاب سمجھی جاتی ہے۔ جس میں امام خمینیؑ نے اپنے اخلاقی سیر و سلوک کو علمی انداز میں پیش کیا ہے۔ یہ کتاب سیر و سلوک کے راستے پر چلنے والوں اور اخلاق قرآن و اسلام سے اُنس رکھنے والوں کے لئے

بہترین ذخیرہ ہے۔ حضرت امام خمینیؒ نے اس کتاب میں پیغمبر اکرم ﷺ اور آپ ﷺ کے جانشین ائمہ طاہرین علیہم السلام کے فرامین اور سیرت کو اُمت کے لئے ”اخلاق حسنہ“ کا سب سے بڑا سرچشمہ قرار دیا ہے اور کتاب کے ہر صفحے پر سیرت رسول اللہ ﷺ اور ائمہ معصومین علیہم السلام کی روش زندگی سے شواہد پیش کرتے ہوئے اُمت کو اخلاق و کردار کے بلند ترین میناروں سے روشناس کرایا ہے۔ اس کتاب میں بہت سے مقامات پر امام خمینیؒ نے رسول اکرم ﷺ کی حیات طیبہ سے مثالیں پیش کرتے ہوئے اسلام کے پیروکاروں کو آپ ﷺ کی پیروی کرنے کی دعوت دی ہے۔ ہمیں اس کتاب میں امام خمینیؒ ایک واعظ اور معلم اخلاق کی حیثیت سے نظر آتے ہیں، لہذا وہ ہر موضوع کی مناسبت سے اپنے قارئین کو پیغمبر اکرم ﷺ کی زندگی اور سیرت کی جھلکیاں دکھاتے ہوئے اخلاق حسنہ کی طرف راغب کرتے ہیں۔ اس تحریر میں ”شرح جہل حدیث“ میں پیش کی گئی پیغمبر اکرم ﷺ کی بارگاہ الہی میں عبادت و ریاضت کی چند مثالوں کو انتخاب کیا گیا ہے جو امام علیہ الرحمہ اپنے قارئین کو عبادت کی طرف راغب کرنے اور خداوند متعال کی پرستش و بندگی اختیار کرنے کے لئے پیش کرتے ہیں۔ امام خمینیؒ نے اپنی تحاریر و تقاریر میں بہت سے مقامات پر آنحضرت ﷺ کی سیرت کو عنوان کلام بنایا ہے اور اپنی اسلامی تحریک کے دوران اُمت کو اسلامی حکومت کے قیام کے لئے سیرت رسول اللہ ﷺ سے تمسک کرنے کی تلقین کی ہے۔ یہاں اختصار کے پیش نظر فقط آپ ﷺ کی بارگاہ الہی میں تواضع اور سیرت طیبہ کے عبادی پہلو کو ہی امامؑ کی اس بے نظیر تصنیف سے پیش کرنے کی سعی کی گئی ہے۔

رسول اللہ ﷺ کا فانی اللہ ہونا

رسول اللہ ﷺ کی پوری ذات گرامی اللہ تعالیٰ میں فنا تھی اور آپ عبادت و اطاعت الہی کے بلند ترین مقام پر فائز تھے۔ اپنی ایک تقریر میں امام خمینیؒ آپ ﷺ کی اس کیفیت کی وضاحت کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

”خدا نے جن کاموں کا حکم دیا تھا ان کی خلاف ورزی کرنے میں پیغمبر اکرم ﷺ نے کبھی بھی اپنا ہاتھ آلودہ نہیں کیا تھا لہذا ایسا ہاتھ خدا کا ہاتھ بن جاتا ہے، ایسے ہاتھ پر بیعت، خدا کے ساتھ بیعت ہے۔ آپ ﷺ نے جتنے بھی کام کیئے تھے ان میں آپ ﷺ کا ارادہ، ارادہ خدا کے تابع تھا، آپ ﷺ کی حکومت، الہی حکومت تھی۔ آپ سے کہا گیا ہے کہ ”تو نے تیر نہیں پھینکا بلکہ

جب تو نے تیر پھینکا ہے تو گویا وہ تیر خدا نے پھینکا ہے۔“ (2) رسول خدا ﷺ نے تیر پھینکا تھا لیکن اس کے باوجود (کہا جاتا ہے کہ یہ تیر خدا نے پھینکا ہے) چونکہ آپ ﷺ، ظل خدا تھے آپ کی کوئی بھی حرکت اپنی جانب سے نہیں تھی، آپ جو کچھ بھی کرتے تھے وہ قانون (الہی) کے تابع تھا پیغمبر اکرم ﷺ، مجسم قرآن تھے اور مجسم قانون تھے۔“ (3)

رسول اللہ ﷺ: کمال ربوبیت اور نقص عبودیت میں کامل ترین ہستی

اللہ تعالیٰ کی عبادت و اطاعت میں کثرت در حقیقت انسان کی اپنے رب کے سامنے انتہائی تواضع و خضوع کی علامت ہے۔ اس سلسلے میں پوری کائنات میں آپ ﷺ سے زیادہ کوئی بھی شخص رب العالمین کی بارگاہ میں خاضع و متواضع نہیں تھا۔ امام خمینیؒ، اپنی کتاب ”شرح حدیث عقل و جہل“ میں لکھتے ہیں:

”جان لو کہ تواضع کے کئی درجات ہیں اور تواضع کے ہر درجے کے مقابلے میں تکبر کا ایک درجہ واقع ہوتا ہے: پہلا درجہ: یہ اولیائے مکمل اور انبیائے عظام کی تواضع ہے۔ یہ ہستیاں اپنے دلوں میں اللہ کی ذات، اسماء، صفات اور افعال کی تجلیات کے باعث اللہ تعالیٰ اور اس کے جمال و جلال کے مظاہر کے آگے متواضع ہوتی ہیں۔ ربوبیت کے کمال اور عبودیت کی ذلت کا مشاہدہ ان کے دلوں میں تواضع اور تذلل کا انتہائی جذبہ پیدا کرتا ہے۔ ان دو زاویوں سے ان کا نقطہ نظر جتنا کامل ہوگا ان کا تواضع بھی کامل تر ہوگا۔ یہی وجہ ہے کہ اللہ کے آخری نبی ﷺ جو اعراف المخلوقات اور تمام بندوں میں سب سے زیادہ عبادت گزار تھے تمام مخلوقات میں اللہ کے حضور سب سے زیادہ متواضع تھے اس کی وجہ یہ ہے کہ کمال ربوبیت اور نقص عبودیت کے مشاہدے کے نقطہ نظر سے آنحضرت ﷺ کاملترین مخلوق تھے۔“

تواضع کی پیکر یہ ہستیاں جس طرح اللہ کے آگے تواضع کا اظہار کرتی ہیں اسی طرح اللہ کے جلال و جمالی جلوؤں اور مظاہر کے آگے بھی متواضع ہوتی ہیں۔ وہ اللہ کی خاطر ان مظاہر کے آگے اظہار تواضع کرتے ہیں۔ یہ لوگ تواضع کے علاوہ ”مقام محبت“ کے بھی حامل ہیں۔ وہ اللہ سے اپنی محبت کے باعث اللہ کی نشانیوں سے بھی محبت کرتے ہیں۔ یہ تواضع جو محبت کے ساتھ مخلوط ہوتی ہے تواضع کا سب سے کامل مرتبہ ہے۔“ (4)

رسول اللہ ﷺ کی بارگاہ الہی میں تواضع کی انتہاء

امام خمینیؒ آحضرت ﷺ کی بارگاہ الہی میں عبودیت و تواضع کی انتہا کو واضح کرتے ہوئے ایک طولانی حدیث (5) کے حوالے سے لکھتے ہیں: ”حدیث میں ہے: جبرئیل زمین کے خزانوں کی کنجیاں لے کر آحضرت ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر بولے: اگر آپ ﷺ ان کو قبول کر لیں تو آپ ﷺ کے انخروی درجات میں کوئی کمی نہیں ہوگی؛ مگر رسول اکرم ﷺ نے خدا کے سامنے فروتنی کا اظہار کرتے ہوئے قبول نہ فرمایا اور فقر کو اختیار فرمایا۔“ (6)

رسول اللہ ﷺ کی عبادت

امام خمینیؒ شرح چہل حدیث کی دسویں حدیث میں طولانی امیدوں کے ضمن میں موعظہ کرتے ہوئے لکھتے ہیں: ”بہتر ہے کہ یہاں پر تھوڑے سے حضرت رسول اکرم ﷺ اور حضرت علیؑ کے بارے میں سوچیں جو افضل مخلوقات ہیں اور ہر قسم کی خطا، نسیان، لغزش اور سرکشی سے پاک ہیں، پھر یہ سوچیں کہ ہم کس حال میں ہیں اور وہ حضرات کس حالت میں تھے؟ سفر اور اس کے خطرات سے وہ آگاہ تھے، اسی لئے ان کو آرام اور چین نہیں تھا جبکہ ہماری جہالت نے ہمارے اندر نسیان پیدا کر دیا ہے۔ حضرت ختمی مرتبت ﷺ نے اتنی ریاضت کی تھی اور عبادتوں میں راتوں کو اتنے کھڑے رہا کرتے تھے کہ پابائے مبارک درم کر گئے اور قرآن نے فرمایا: (طہ۔ مَا أَتَيْنَا عَلَيْكَ الْغُرْنَ أَنْ لَيْتَشَقِي)۔ یعنی: اے لہ (اے رسول ﷺ) ہم نے تم پر قرآن اس لئے نہیں نازل کیا کہ تم اس قدر مشقت اٹھاؤ۔ (7) (8)

اس سلسلے میں حضرت امام محمد باقر اور امام جعفر صادق علیہما السلام سے ایک حدیث بھی مروی ہے: ”كَانَ رَسُولُ اللَّهِ إِذَا صَلَّى قَامَ عَلَى صَابِعٍ رِجْلَيْهِ حَتَّى تَوَدَّمَ، فَتَزَلَّ اللَّهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى (طہ۔)۔ یعنی؛ حضرت رسول اکرم ﷺ جب نماز پڑھتے تو اپنے پیروں کی انگلیوں کے بل کھڑے ہو جاتے تو اس وقت اللہ تعالیٰ نے یہ آیت (طہ۔۔۔) نازل فرمائی۔ (9) (10)

امام خمینیؒ اکیسویں حدیث میں رسول اللہ ﷺ کی عبادت و ریاضت کے بارے میں امام محمد باقر علیہ السلام کی حدیث نقل کرتے ہیں۔ جس کے مطابق: ”عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ، قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ، عِنْدَ عَائِشَةَ

لَيَبْتَئَهَا، فَقَالَتْ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! لِمَ تُتَعَبُ نَفْسَكَ وَقَدْ غَفَرَ اللَّهُ لَكَ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِكَ وَمَا تَأَخَّرَ۔
 فَقَالَ: يَا عَائِشَةُ! لَأَكُونَ عَبْدًا شَكُورًا۔ قَالَ: (وَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ، يَقُومُ عَلَى أَطْرَافِ صَاطِعِ رَجُلَيْهِ،
 فَتَنَزَّلُ اللَّهُ سُبْحَانَهُ وَتَعَالَى: (طلہ) مَا أَنْزَلْنَا عَلَيْكَ الْقُرْآنَ لِتَشْقَى)۔ (11)

ترجمہ: ابو بصیر نے حضرت امام محمد باقر کے حوالے سے نقل کیا ہے کہ امام محمد باقر نے فرمایا: ”حضرت رسول خدا ﷺ عائشہ کے پاس رات کو ان کی باری میں تھے کہ حضرت عائشہ نے کہا: ”اے خدا کے رسول! جب خدا نے آپ کے گزشتہ اور آئندہ سارے گناہ معاف کر دیئے ہیں تو پھر آپ اپنے کو اتنی تکلیف میں کیوں ڈالتے ہیں؟ حضرت ﷺ نے فرمایا: کیا میں خدا کا شکر گزار بندہ نہ ہوں؟“

امام باقر علیہ السلام فرماتے ہیں: ”(در حقیقت) رسول خدا ﷺ (راتوں کو نماز پڑھتے ہوئے) اپنے پیروں کی انگلیوں کے بل کھڑے ہو جاتے تھے، تو خداوند عالم نے یہ آیت نازل فرمائی: (طلہ) مَا أَنْزَلْنَا عَلَيْكَ الْقُرْآنَ لِتَشْقَى، یعنی؛ ط! (اے میرے طیب و طاہر رسول) ہم نے تم پر قرآن اس لئے نہیں اتارا کہ تم اس قدر مشقت برداشت کرو“ (12)(13)

اس حدیث کی وضاحت کرتے ہوئے امام خمینیؒ لکھتے ہیں:

”جان لو کہ (أُمُّ الْمُؤْمِنِينَ) حضرت عائشہ کا یہ خیال تھا کہ عبادت کا راز عذاب کے خوف یا گناہوں کے مٹانے میں منحصر ہے۔ نیز ان کا یہ بھی خیال تھا کہ آنحضرت ﷺ کی عبادت بھی دوسرے لوگوں کی طرح ہے اس لئے (رسول خدا ﷺ کی کثرت عبادت کو دیکھ کر آنحضرت ﷺ پر) اعتراض کیا کہ آپ ﷺ اپنے کو کیوں اتنی زحمت و مشقت میں ڈالتے ہیں؟ ان کا یہ اعتراض عبادت و عبودیت کی عظمت سے جہالت کی بنا پر تھا۔ عظمت نبوت و رسالت سے ناواقف ہونے کی بنا پر ان کو یہ (بھی) نہیں معلوم تھا کہ غلاموں اور مزدوروں کی عبادت اور آزاد لوگوں کی عبادت یعنی؛ آنحضرت ﷺ کی عبادت میں فرق ہے۔ خدا کی عظمت اور غیر متناہی نعمتوں کے شکر نے آنحضرت ﷺ سے راحت و آرام کو بہت دور کر دیا تھا، بلکہ خالص ترین اولیاء کی عبادت محبوب کی بے پایاں تجلیات کا نقشہ

ہے۔ چنانچہ (حدیث) نماز معراج مؤمن (14) میں اس بات کی طرف اشارہ کیا گیا ہے۔
حضرات اولیا محو جمال و جلال ہونے اور اپنے کو صفات و ذات میں فنا کر دینے کے باوجود
عبودیت کی کسی منزل و مرحلے سے غفلت نہیں برتتے ہیں۔ ان کے ابدان کی حرکات ان
کی عشقی و روحانی حرکتوں کی تابع ہے اور وہ تابع جمال محبوب کے ظہور کی کیفیت (کا نام)
ہے، لیکن حضرت عائشہ جیسے لوگوں کو صرف مطمئن کرنے کیلئے یہی جواب دیا جاسکتا تھا۔
اس لئے رسول اکرم ﷺ نے پست ترین منزل کو بیان کرتے ہوئے بتایا کہ آنحضرت
ﷺ کی عبادت ان پست قسم کے امور کیلئے نہیں ہے۔“ (15)

اسی آیہ مجیدہ (طلہ) ۳ مَا أَنْزَلْنَا عَلَيْكَ الْقُرْآنَ لِتَشْقَىٰ) کی مزید وضاحت کرتے ہوئے امام خمینیؒ مشہور علامہ
طبرسیؒ کی کتاب احتجاج سے ایک اور روایت نقل کرتے ہیں: ”رَوَى الطَّبْرَسِيُّ فِي الْإِحْتِجَاجِ عَنْ مُوسَى بْنِ
جَعْفَرٍ، عَنْ آبَائِهِ، عَلَيْهِمُ السَّلَامُ، قَالَ، قَالَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ: وَ لَقَدْ قَامَ رَسُولُ اللَّهِ، عَشْرَ سِنِينَ عَلَى
أَطْرَافِ صَابِعِهِ حَتَّى تَوَدَّ مَتَّ قَدَمَاهُ وَاصْفَى وَجْهَهُ. يَقُومُ اللَّيْلَ جَمْعَ حَتَّى عَوْتِ فِي ذَلِكَ، فَقَالَ اللَّهُ
عَوَّجَلًا: (طلہ) ۳ مَا أَنْزَلْنَا عَلَيْكَ الْقُرْآنَ لِتَشْقَىٰ) بِأَنَّ لَتَسْعَدَ بِهِ)۔ (16)

علامہ طبرسیؒ (17) نے احتجاج میں حضرت علیؑ سے روایت کی ہے کہ حضرت نے فرمایا:
رسول خدا ﷺ دس سال تک (عبادتوں میں) اپنی انگلیوں کے سرے پر کھڑے رہتے تھے یہاں تک
کہ آپ ﷺ کے قدم مبارک پر ورم آگیا اور چہرے کا رنگ زرد ہو گیا۔ تمام رات کھڑے رہتے
تھے یہاں تک کہ خدا نے اس سے روکا اور فرمایا: (طلہ) ۳ مَا أَنْزَلْنَا عَلَيْكَ الْقُرْآنَ لِتَشْقَىٰ؛ بِأَنَّ لَتَسْعَدَ
بِهِ) ”اے میرے پیغمبر و طاہر! ہم نے قرآن اس لئے نہیں نازل کیا ہے کہ آپ رنج و الم میں
بتلا ہو جائیں ہم نے تو اس لئے نازل کیا ہے کہ آپ کو سعادت نصیب ہو۔“

امام جعفر صادقؑ علیہ السلام سے بھی منقول ہے کہ رسول خدا ﷺ عبادت میں اپنے ایک پیر کو اٹھا
لیتے تھے تاکہ زحمت و مشقت زیادہ ہو جائے۔ پس خداوند عالم نے اس آیہ شریفہ کو نازل کیا۔ (18)
بعض مفسرین نے کہا ہے کہ یہ آیت مشرکین کا جواب ہے جو کہا کرتے تھے: ہمارا دین چھوڑ
دینے کی وجہ سے رسول ﷺ زحمت میں پڑ گئے تو خدا نے یہ آیت نازل فرمائی۔ (19)

شیخ عارف کامل شاہ آبادیؒ (20) کہا کرتے تھے کہ جب رسول خدا ﷺ نے ایک مدت تک لوگوں کو دعوت دی اور اس کا اثر اتنا نہ ہوا جتنا حضور ﷺ چاہتے تھے تو حضرت ﷺ کو خیال ہوا کہ ہو سکتا ہے آپ ﷺ کی دعوت میں کوئی نقص ہو لہذا آپ ﷺ ریاضت میں مشغول ہو گئے اور دس سال تک ایسی ریاضت کی کہ پیروں پر ورم آگیا۔ اس وقت آیہ مبارک نازل ہوئی کہ اپنے کو مشقت میں مت ڈالو۔ تم ظاہر و ہادی ہو۔ تمہارے اندر کوئی نقص نہیں ہے، بلکہ نقص لوگوں میں ہے (إِنَّكَ لَأَتَّهَدِي مَنْ أَحْبَبْتَ) (21) ”بے شک تم جسے چاہو منزل مقصود تک نہیں پہنچا سکتے۔“ (22)

نماز کے وقت رسول اللہ ﷺ کی حالت

امام شیعنیؒ اپنی کتاب ”آداب الصلوٰۃ“ میں لکھتے ہیں: ”رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بعض ازدواج سے منقول ہے کہ رسول خدا ﷺ ہمارے ساتھ باتیں کر رہے ہوتے اور ہم آپ ﷺ سے مشغول گفتگو ہوتیں تو جو نبی نماز کا وقت ہو جاتا تو گویا آپ ﷺ ہمیں پہچانتے ہی نہیں تھے اور ہم آپ ﷺ کو نہیں پہچانتیں تھیں چونکہ آپ ﷺ اُس وقت خدا کے ساتھ مشغول ہو جاتے اور ہر چیز سے قطع تعلق کر لیتے تھے۔“ (23)

رسول اللہ ﷺ کا استغفار

آیہ مجیدہ ”إِذَا جَاءَ نَصْرُ اللَّهِ وَالْفَتْحُ“ کی عرفانی توجیہ کرتے ہوئے امام شیعنیؒ حضرت رسول اکرم ﷺ کی دنیا کی طرف توجہ کے بعد استغفار کے بارے میں لکھتے ہیں:

”گناہوں کے بھی مرتبے ہیں بعض تو ایسے گناہ ہیں جو نیک لوگوں کے حسنات شمار ہوتے ہیں اور بعض گناہ خالص ترین افراد کیلئے گناہ ہیں۔ کہا جاتا ہے حضور سرور کائنات ﷺ نے فرمایا: ”كَيْدَانُ (دُ، كَيْعَانُ) عَلَى قَلْبٍ وَإِنِّ لَأَسْتَغْفِرُ اللَّهَ فِي كُلِّ يَوْمٍ سَبْعِينَ مَرَّةً“ (24) کبھی میرے دل پر ایک برس سا چھا جاتا ہے اور میں (بغیر کسی گناہ کے) روزانہ ستر مرتبہ استغفار کرتا ہوں“ اور یہ ابر (کدورت) کثرت کی طرف توجہ سے پیدا ہو سکتا ہے، لیکن یہ خیالات کی طرح ہے جو بہت جلد زائل ہو جاتی ہے۔ حدیث میں ہے جب

تک رسول خدا ﷺ پچیس مرتبہ استغفار نہیں کر لیتے تھے کسی بھی نشست سے باہر تشریف نہیں لے جاتے تھے۔“ (25) (26)

مسواک کی فضیلت

مسواک کی فضیلت اور سنت رسول ﷺ ہونے کے بارے میں امام خمینیؑ آنتیسویں حدیث میں لکھتے ہیں: ”مسواک کرنا جس کی اس حدیث شریف میں رسول خدا ﷺ نے وصیت فرمائی ہے، مطلقاً ایک شرعی مستحب ہے اور خاص مواقع پر اس کی تاکید کی گئی ہے، مثلاً وضو اور نماز سے پہلے، قرآن پڑھتے وقت، سحر کے وقت اور سو کر اٹھنے کے بعد؛ روایات میں اس کی بہت زیادہ تاکید کی گئی ہے اور اس کی بہت سی خصوصیات و فوائد ذکر کئے گئے ہیں۔ میں، ان میں سے بعض کو اس کتاب میں تہرگاً ذکر کرتا ہوں:

”كَافٍ بِإِسْنَادٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ - قَالَ: (فِي السِّوَاكِ اثْنَا عَشْرَةَ خُصْلَةً: هُوَ مِنَ السَّنَةِ، وَمَطَهْرَةٌ لِلنِّعَمِ، وَمَجْلَاةٌ لِلْبَصَرِ، وَيُرِيضُ الرَّبَّ، وَيَذْهَبُ بِالْبَلْغَمِ، وَيَزِيدُ فِي الْحِفْظِ، وَيُبَيِّضُ الْأَسْنَانَ، وَيُضَاعِفُ الْحَسَنَاتِ، وَيَذْهَبُ بِالْحَقْفِ، وَيَشُدُّ اللَّثَّةَ، وَيُشَبِّهُ الطَّلَاعَ وَيَقْرَحُ بِهِ الْبَلَايَةَ“ - (27)

یعنی: امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: مسواک کرنے میں بارہ فائدے ہیں: مسواک (رسول خدا ﷺ کی) سنت ہے؛ منہ کو صاف کرتی ہے؛ آنکھوں کی روشنی میں اضافہ کرتی ہے؛ خوشنودی خدا کا سبب ہے؛ بلغم کو دور کرتی ہے؛ قوت حافظہ کو بڑھاتی ہے؛ دانتوں کو سفید کرتی ہے؛ نیکیوں میں اضافہ کرتی ہے؛ دانت کے کھوکھلے پن کو دور کرتی ہے؛ مسوڑھوں کو مضبوط کرتی ہے؛ بھوک بڑھاتی ہے اور ملائکہ اس سے خوش ہوتے ہیں۔“

بہت سی روایت میں ہے کہ ”مسواک پیغمبروں کی سنتوں میں سے ہے۔“ (28) دوسری حدیث میں بھی اسی مضمون پر مشتمل روایت نقل کی گئی ہے اور اس حدیث میں جن چھوٹے چھوٹے دانوں اور پھوڑوں کا ذکر ہے ان سے وہ چھوٹے چھوٹے دانے مراد ہیں جو دانتوں کی جڑوں میں پیدا ہو جاتے ہیں اور ان میں سفید اور بدبودار مواد پیدا ہو جاتا ہے، غذا

کو چباتے وقت وہ دانے پھوٹ جاتے اور اس کی گندگی غذا میں شامل ہو کر بہت سے امراض کا سبب بنتی ہے، جیسے بد ہضمی وغیرہ، آج کل کے اطباء اس کو ”پیورہ“ کہتے ہیں اور اس کو بہت اہمیت دیتے ہیں، بلکہ اس کے علاج کیلئے دانتوں کو اکھاڑ دینے سے بھی گریز نہیں کرتے ہیں۔ اس لئے انسان کو چاہئے کہ نبی باطنی پہلوؤں سے قطع نظر کرتے ہوئے جن میں سب سے اہم، مرضی الہی ہے، حفظانِ صحت اور صفائی کیلئے سہی دانتوں کو صاف کرے اور بڑی اچھی بات ہے کہ پابندی سے دانتوں کو صاف کرے اور انبیاء کی سنتِ مستمرہ پر عمل کرے۔

حدیث میں ہے کہ رسول خدا ﷺ نے فرمایا: ”جبرئیل نے مجھے مسواک کی اتنی تاکید کی کہ مجھے اپنے دانتوں کے بارے میں خوف معلوم ہونے لگا۔“ (29)

نیز آنحضرت ﷺ نے فرمایا: ”اگر میری امت کیلئے باعثِ مشقت نہ ہوتا تو میں ہر نماز اور وضو سے پہلے مسواک کرنا واجب قرار دے دیتا۔“ (30)

آنحضرت ﷺ ہمیشہ اپنے سرہانے رات کو آب وضو اور مسواک رکھا کرتے اور پانی کے برتن کو کسی چیز سے ڈھانک دیا کرتے تھے اور جب بھی خواب سے بیدار ہوتے، وضو کر کے چار رکعت نماز پڑھ کر سوجاتے تھے اس کے بعد پھر جب بیدار ہوتے تو مسواک کر کے وضو کرتے اور نماز پڑھتے تھے۔ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے اس حدیث کے بعد فرمایا: ”تم بھی رسول خدا ﷺ کی نیک بات میں پیروی کرو۔“ (31)

رسول اللہ ﷺ کا روزہ

ہر ماہ تین روزوں کے استحباب کے بارے میں رسول اللہ ﷺ کی سنت کا ذکر کرتے ہوئے امام خمینی لکھتے ہیں:

”رسول خدا ﷺ کی دوسری سنت ہر ماہ تین روزے رکھنا ہے۔ تقریباً چالیس احادیث اس کی فضیلت پر دلالت کرتی ہیں۔ (32) البتہ ان کی کیفیت کے بارے میں علما کے درمیان اختلاف ہے، لیکن جو بات علما کے درمیان مشہور، اخبار کثیرہ کے موافق، عمل رسول خدا ﷺ کی آخری عمر کے مطابق ہے اور جس پر ائمہ ہدی (علیہم السلام) گواہ ہیں، وہ یہ ہے کہ ہر ماہ تین دن روزہ رکھا جائے (یعنی) اس کی پہلی جمعرات جو اعمال پیش کرنے کا دن ہے اور دوسرے عشرے کا پہلا

بدھ جو مسلسل روزِ شخص اور عذاب کا دن ہے اور آخری عشرے کی آخری جمعرات، یہ بھی اعمال پیش کرنے کا دن ہے۔ (33)

حوالہ جات

- 1- وجدانی، مصطفیٰ، سرگذشتہای ویژه از زندگی حضرت امام خمینی: ج ۱، ص ۱۲۶
- 2- وَمَا زَمَّيْتُ إِذْ زَمَيْتُ وَلَكِنَّ اللَّهَ رَمَى (انفال، آیت ۱۷)
- 3- خمینی، روح اللہ، صحیفہ نور ج ۳، ص ۱۱۱
- 4- خمینی، روح اللہ، شرح حدیث عقل و جہل، ص ۳۳۵
- 5- (وَهَبْطَ مَعَ جِبْرِئِيلَ مَلَكَ لَمْ يَطَا الْأَرْضَ قَطًّا، مَعَهُ مَفَاتِيحُ خَزَائِنِ الْأَرْضِ. فَقَالَ يَا مُحَمَّدُ! إِنَّ رَبَّكَ يَقْرَأُكَ السَّلَامَ وَيَقُولُ هَذَا مَفَاتِيحُ خَزَائِنِ الْأَرْضِ، فَإِنْ شِئْتَ فَكُنْ نَبِيًّا عَبْدًا، وَإِنْ شِئْتَ فَكُنْ نَبِيًّا مَلِكًا. فَشَارَ إِلَيْهِ جِبْرِئِيلُ: أَنْ تَوَاضَعَ يَا مُحَمَّدُ! فَقَالَ بَلْ كُونْ نَبِيًّا عَبْدًا. ثُمَّ صَعِدَ إِلَى السَّمَاءِ- یعنی؛ جبرئیل کے ساتھ ایک ایسا ملک جو کبھی زمین پر نہیں آیا تھا زمین کے خزانوں کی چابیاں لے کر (رسو اکرم ﷺ کے پاس آ کر) بولا: اے محمد ﷺ! آپ ﷺ کا رب سلام کے بعد کہتا ہے: تمہارا جی چاہے تو بندہ و نبی بنو اور جی چاہے تو نبی و بادشاہ بنو۔ جبرئیل نے اشارے سے کہا آپ تواضع سے کام لیجئے تو رسول اکرم ﷺ نے فرمایا: میں بندہ اور رسول ہونا پسند کرتا ہوں۔ (یہ سن کر) فرشتہ آسمان کی طرف چلا گیا۔ امالی صدوق، مجلس ۶۹، حدیث ۲ -
- 6- خمینی، روح اللہ، شرح چہل حدیث، ص ۲۲۲
- 7- ط، آیت ۱ و ۲
- 8- خمینی، روح اللہ، شرح چہل حدیث، ص ۱۷۶
- 9- تفسیر علی بن ابراہیم قمی، ج ۲، ص ۵۸
- 10- خمینی، روح اللہ، شرح چہل حدیث، ص ۳۳۷
- 11- کلینی، یعقوب، اصول کافی، ج ۲، ص ۹۵، ”ممتاب ایمان و کفر“۔ باب الشکر، حدیث ۶

- 12- طہ، آیت ۱ و ۲
- 13- خمینی، روح اللہ، شرح چہل حدیث، ص ۳۳۷
- 14- صدوق، علل اشراج، ج ۲، ص ۳۱۲، باب ۱ ح ۱
- 15- خمینی، روح اللہ، شرح چہل حدیث، ص ۳۴۹، ۳۵۰
- 16- طبرسی، احتجاج، ج ۱، ص ۲۱۹ و ۲۲۰، احتجاج امیر المؤمنین علی الیہود
- 17- احمد بن علی ابن ابی طالب طبرسی۔ آپ چھٹی صدی ہجری کے اواخر اور ساتویں صدی ہجری کے اوائل کے مشہور شیعہ عالم، فقیہ، محدث اور مؤرخ تھے۔ تقریباً ۶۲۰ھ میں انتقال فرمایا۔ آپ کی تصانیف میں: الکافی فی الفقہ، تاریخ الاممہ، کتاب الصلوة، مفاخرۃ الطالبیہ اور احتجاج مشہور ہیں۔
- 18- طبرسی، مجمع البیان، تفسیر آیت ۱ سورہ طہ
- 19- مجمع البیان میں سورہ طہ کی پہلی آیت کی تفسیر میں حسن بصری سے روایت کی گئی ہے۔
- 20- میرزا محمد علی بن محمد جواد حسین آبادی اصفہانی شاہ آبادی (۱۲۹۲-۱۳۶۹ھ ق) فقیہ، اصولی، عارف اور چودہویں صدی ہجری کے عظیم ترین فلسفی تھے۔ آپ کی تعلیم حوزہ علمیہ اصفہان، تہران اور نجف اشرف میں مکمل ہوئی تھی۔ آپ کے اساتذہ میں آپ کے بھائی شیخ احمد میرزا محمد ہاشم چہار سوئی اصفہان میں، میرزا ہاشم اشکوری اور میرزا حسن آشتیانی تہران میں، آخوند خراسانی، شریعت اصفہانی اور میرزا محمد تقی شیرازی نجف اشرف میں تھے۔ اپنے تدریس کے فرائض ابتداء میں سامرہ میں پھر قم و تہران میں انجام دیئے، قم میں (۱۳۴۷-۱۳۵۴ھ ق) کے دوران امام خمینی بھی آپ کے درس اخلاق و عرفان میں شریک ہوتے تھے۔ امام خمینی بڑے احترام سے ان کا ذکر فرمایا کرتے تھے۔ مرحوم شاہ آبادی قم سے واپسی کے بعد تہران میں قیام پذیر ہو گئے اور نفوس کو ارشاد و ہدایت کرتے تھے۔ تہران ہی میں انتقال ہوا اور حضرت عبدالعظیم الحسنی کے جوار میں مقبرہ ابو الفتوح رازی کے اندر مدفون ہوئے۔ آپ کی تصانیف میں شذرات المعارف، الانسان والقطرة، القرآن والعترۃ، الایمان والرجیۃ، منازل السالکین اور حاشیہ بر کفایہ قابل ذکر ہیں۔
- 21- قصص، آیت ۵۶
- 22- خمینی، روح اللہ، شرح چہل حدیث، ص ۳۵۱-۳۵۲
- 23- نوری، حسین، مستدرک الوسائل، ج ۵، ص ۳۲۰، کتاب الصلوة ”افعال الصلوة“ باب ۲، حدیث ۱۷

- 24- نوری، حسین مستدرک الوسائل، ج ۵، ص ۳۲۰، کتاب الصلوٰۃ ”ابواب الذکر“ باب ۲۲، حدیث ۲
- 25- امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا ہے: ... آنحضرت ﷺ کی قسم (لا واستغفر اللہ) تھی۔ مکارم الاخلاق، ص ۳۱۳، الباب العاشر، الفصل الثالث فی الاستغفار والبخائی۔
- 26- خمینی، روح اللہ، شرح چہل حدیث، ص ۳۴۲
- 27- کلینی، یعقوب، فروع کافی، ج ۶، ص ۴۹۵ و ۴۹۶، کتاب الزواجر والتجمل، باب السواک، حدیث ۶
- 28- صدوق، خصال، ج ۲، ص ۴۴۹، باب ۱۰، حدیث ۵۱
- 29- عن ابی عبد اللہ (ع) قال: (قال رسول اللہ: اوطانی جبړیل۔ یالسواک حتی خفت علی سنان)۔ فروع کافی، ج ۶، ص ۴۹۶، کتاب الزواجر والتجمل، باب السواک، حدیث ۸
- 30- عنہ (ص): کولان شقی علی امتی لأمرتهم یالسواک عند وضوئی کلّ صلاة۔ وسائل الشیعہ، ج ۱، ص ۳۵۵، کتاب الطہارة، باب ۵، ابواب السواک، حدیث ۱
- 31- خمینی، روح اللہ، شرح چہل حدیث، ص ۵۰۸، عن ابی عبد اللہ. قال: دار رسول اللہ کان اذا صلّ العشاء الآخر مر یوضوئہ وسواکہ یوضّع عند راسہ مخبراً فیترقد ما شاء اللہ، ثم یقوم فیسناک ویتوضّ ویصلّ ربّہ رکعات ثم یرقد، ثم یقوم فیسناک ویتوضّ ویصلّ. ثم قال: لقد کان ککم ف رسول اللہ سوۃ حسنة)۔ وسائل الشیعہ، ج ۱، ص ۳۵۶، کتاب الطہارة، باب ۶، ابواب السواک، حدیث ۱۔
- 32- وسائل الشیعہ، ج ۷، ص ۳۲۱-۳۰۳، باب ۷-۲۱، ابواب صوم مندوب
- 33- خمینی، روح اللہ، شرح چہل حدیث، ص ۴۸۸